ریڈیو اور مختلف ذرائع ابلاغ سے نشر ہونے والا خطبہ جمعہ

بتاریخ 13 ربیع الأول 1447ھ- مطابق 2025/9/5م

محبة النبی ﷺ بین الإتباع و الإبتداع

محبتِ رسول ﷺ: اتباع اور بدعت کے آئینے میں

ساری تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے ہمیں اپنے سب سے بہترین رسول سے نوازا، ہم پر اپنی سب سے معزز کتاب اتاری، ہمارے لیے اپنی سب سے کامل شریعت کے قوانین مقرر فرمائے۔ میں اس کی حمد و ثنا بیان کرتا ہوں، اس کا شکر ادا کرتا ہوں، میں اس کی حمد و ثنا کا شمار نہیں کر سکتا۔ اس نے ہمارے لیے دین کو مکمل کر دیا اور ہم پر اپنی نعمت پوری کر دی، جیسا کہ اُس عظیم اور کریم ذات نے فرمایا :الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا [المائدۃ:3] " آج کے دن میں نے تمہارا دین تمہارے لیے مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے بحیثیت دین، اسلام کو پسند کیا ہے۔"۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود بر حق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمتیں اور سلامتی نازل فرمائے محمد ﷺ پر، ان کی آل پر اور ان کے تمام صحابہ کرام پر۔

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا * يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا (الأحزاب:70- 71)

"اے ایمان والو ! اللہ سے ڈرتے رہو اور بات صاف سیدھی کیا کرو، (اس طرح) اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو درست کر دے گا اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا۔ اور جس شخص نے اللہ اور اس کے رسول کا کہا مان لیا اس نے بڑی کامیابی حاصل کر لی"۔

اے مسلمانو!

بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی محمد ﷺ کو اپنی رسالت کے لیے منتخب فرمایا، اپنی خاص فضل و عنایت سے انہیں ممتاز کیا اور اپنی تمام مخلوق پر ان کی اطاعت لازم قرار دیا، ان کا احترام اور ان سے محبت واجب ٹھہرایا۔ نبی اکرم ﷺ کی محبت والدین اور اولاد کی محبت پر بھی مقدم ہے، بلکہ اپنی جان اور اپنی زندگی کی محبت پر بھی غالب ہونی چاہیے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: «لا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ» (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) "تم میں سے کوئی کامل ایمان والا نہیں ہو سکتا، جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے والدین، اولاد اور تمام انسانوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں"۔

حضرت عبد اللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ اسی دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا مِنْ نَفْسِي "اے اللہ کے رسول! آپ مجھے (دنیا کی) ہر چیز سے زیادہ محبوب ہیں، ہاں البتہ میری جان سے زیادہ محبوب نہیں"۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: «لَا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ» نہیں، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یہاں تک کہ میں تمھیں تمہاری جان سے بھی زیادہ محبوب ہو جاؤں۔" تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: فَإِنَّهُ الآنَ وَاللَّهِ، لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي اب اللہ کی قسم! آپ مجھے میری جان سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔" تو آپ ﷺ نے فرمایا: «الآنَ يَا عُمَرُ» (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اے عمر! اب بات بنی ہے۔"

اے برکتوں سے نوازے گئے لوگو!

بے شک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ سے سچی محبت کی، وہ محبت اتنی مضبوط تھی کہ ان کے کان اور ان کی آنکھیں بھی اس محبت کے سامنے جھک گئی تھیں، اور اس محبت کے لیے انہوں نے

اپنی جانیں اور خون بھی قربان کیے۔ان کی محبت واقعی سچی اور خالص تھی، نہ کہ خالی دعوے اور دکھاوے کی چیز تھی۔

اور دعوے، اگر ان پر واضح دلائل نہ ہوں، تو ان کے دعویدار صرف دعوے دار ہی رہ جاتے ہیں۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دیکھیے جو ہجرت کے موقع سے، جب رسول اللہ ﷺ پر دشمنوں کا دباؤ شدید ہو گیا، تو رو پڑے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: «لِمَ تَبْكِي يا أبا بكر؟» "اے ابو بکر! تم کیوں رو رہے ہو؟" انہوں نے جواب دیا: أَمَا وَاللَّهِ مَا عَلَى نَفْسِي أَبْكِي، وَلَكِنْ أَبْكِي عَلَيْكَ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَصَحَّحَهُ الأَلْبَانِيُّ). "قسم ہے اللہ کی! میں اپنے لیے نہیں رو رہا، بلکہ آپ کے لیے رو رہا ہوں۔" (مسند احمد، اور علامہ البانی نے اسے صحیح قرار دیا ہے)

جنگ اُحد کے موقع پر، جب مسلمان مشرکین کی گھیرابندی میں آ گیے، اور مشرکین نے غلبہ حاصل کر لیا، تب نبی ﷺ مشرکین کے شدید حملوں کے باوجود اپنے مقام پر ثابت قدم رہے اور مسلمانوں کا دفاع کرتے رہے۔ اس نازک موقع پر حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے دلیرانہ اعلان کیا: "میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! آپ پیچھے نہ ہٹیں، کہیں قوم کے تیر آپ کو نہ لگ جائیں، میری گردن آپ کی گردن کے لیے سپر ہے"! (صحیح بخاری، صحیح مسلم)

اے ایمان والو!

نبی ﷺ سے محبت کی علامتوں میں سے ہے کہ ان پر ایمان لایا جائے، جن چیزوں کی خبر دی ہے اس کی تصدیق کی جائے اور جن کاموں کا حکم دیا اس میں ان کی اطاعت کی جائے، یہی محمد رسول اللہ کی گواہی کا تقاضا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالنُّورِ الَّذِي أَنْزَلْنَا وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ (التغابن: 8) "سو تم اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس نور پر جسے ہم نے نازل فرمایا ہے ایمان لاؤ اور اللہ تعالیٰ تمہارے ہر عمل پر باخبر ہے۔"

نبی ﷺ سے محبت کی علامات میں شامل ہے کہ ان کی زندگی میں اوران کی وفات کے بعدان کی عزت وتوقیر کی جائے اوران کی سنت کا بھی احترام کیا جائے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا * لِتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ(الفتح:8-9)"یقیناً ہم نے آپ کو گواہی دینے والا اور خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے(8)تاکہ (اے مسلمانو)، تم اللہ اوراس کے رسول پر ایمان لاؤاوراس کی مدد کرواوراس کاادب کرو۔"

اوراللہ تعالیٰ نے فرمایا:فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهُ أُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (الأعراف:157) "سوجولوگ اس نبی پر ایمان لاتے ہیں اوران کی حمایت کرتے ہیں اوران کی مدد کرتے ہیں اوراس نور کااتباع کرتے ہیں جوان کے ساتھ بھیجا گیا ہے،ایسے لوگ پوری فلاح پانے والے ہیں ۔"

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا: "تعزیر کا مطلب ہے نبی ﷺ کی مدداور حمایت کرنا،اور ہر اس چیز سے بچنا جوانہیں اذیت پہنچانے کا باعث بنتی ہو،اور توقیر کا مطلب ہے نبی ﷺ کے لیے ہر وہ چیز اختیار کرنا جو سکون،اطمینان،احترام اور تعظیم کا سبب بنے،اور آپ ﷺ کے ساتھ ایسا اعزاز، احترام اور تعظیم کا سلوک کرنا جو آپ ﷺ کے وقاراور عظمت کو مجروح کیے بغیر،آپ ﷺ کی عزت وحرمت کو محفوظ رکھے"۔

اللہ کے نبی ﷺ سے محبت کی علامتوں میں سے ہے کہ نبی ﷺ کی سیرت اوراسوہ کو پہنچایا جائے اور آپ ﷺ کے اخلاق واوصاف پر غور وتدبر کیا جائے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا:لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا (الأحزاب:21) "یقیناً تمہارے لئے رسول اللہ میں عمدہ نمونہ (موجود) ہے،ہر اس شخص کے لیے جو اللہ تعالیٰ کی اور قیامت کے دن کی توقع رکھتا ہے اور بکثرت اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے۔"

علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "یہ عظیم آیت رسول اللہ ﷺ کو ان کے اقوال، افعال اور احوال میں نمونہ اور اسوہ قرار دینے کے لیے ایک بنیادی اور اہم قاعدہ ہے۔"

اور اللہ کے نبی ﷺ سے محبت کی علامتوں میں سے ہے کہ ان کی سنت کو عام کیا جائے، اس کا دفاع کیا جائے، اور اس کے تئیں غیرت رکھی جائے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: «لَا يَمْنَعَنَّ رَجُلٌ أَهْلَهُ أَنْ يَأْتُوا الْمَسَاجِدَ» "تم میں سے کوئی اپنی عورتوں کو مسجد جانے سے نہ روکے" اس پر عبداللہ بن عمر کے لڑکے نے کہا: ہم تو ضرور انہیں روکیں گے۔ (یہ سن کر) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَتَقُولُ هَذَا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کر رہا ہوں اور تم ایسی بات کہہ رہے ہو۔ فَمَا كَلَّمَهُ عَبْدُ اللَّهِ حَتَّى مَاتَ اس کے بعد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے بیٹے سے اپنی وفات تک بات نہیں کی۔) اس حدیث کو امام بخاری و مسلم اور امام احمد نے روایت کیا ہے، اور اس کے الفاظ مسند احمد کے ہیں)

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو کنکری پھینکتے دیکھا، تو انہوں نے اس سے کہا: کنکری مت پھینکو، کیونکہ اللہ کے رسول ﷺ نے کنکری پھینکنے سے منع فرمایا ہے، اور کہا ہے: «إِنَّهُ لَا يُصَادُ بِهِ صَيْدٌ، وَلَا يُنْكَى بِهِ عَدُوٌّ، وَلَكِنَّهَا قَدْ تَكْسِرُ السِّنَّ، وَتَفْقَأُ العَيْنَ» نہ اس (کنکری مارنے) سے شکار ہوتا ہے، اور نہ یہ دشمن کو زخمی کرتی ہے، ہاں البتہ اس سے دانت ٹوٹ جاتا ہے، اور آنکھ پھوٹ جاتی ہے"، پھر بعد میں انہوں نے اس شخص کو کنکری پھینکتے ہوئے دیکھا تو حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الخَذْفِ، وَأَنْتَ تَخْذِفُ! لَا أُكَلِّمُكَ كَذَا وَكَذَا (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ) "میں تم سے حدیث بیان کر رہا ہوں کہ نبی اکرم ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے، اور تم پھر وہی کام کر رہے ہو، اب میں تم سے اتنے دنوں تک بات نہیں کروں گا۔"

میں وہی کہہ رہا ہوں جو آپ سن رہے ہیں، اور اللہ سے اپنے لیے اور آپ سب کے لیے معافی طلب کرتا ہوں؛ پس آپ بھی اللہ سے معافی طلب کریں، بے شک وہ بہت بخشنے والا، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

دوسرا خطبہ

سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں، جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ اسی کے لیے بہترین حمد اور اچھی تعریف ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، جو حق کہتا ہے اور ہدایت کی راہ دکھاتا ہے، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر، ان کے اہل بیت اور صحابہ پر رحمتیں اور سلام نازل فرمائے۔

اما بعد: اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ کا تقویٰ سب سے بہترین راستہ اور سب سے سیدھی راہ ہے۔

مسلمانو!

نبی اکرم ﷺ سے محبت کا سب سے اعلیٰ عنوان اور سب سے بلند مقام یہ ہے کہ ان کی کامل اطاعت کی جائے، ان کے ہر فرمان کے سامنے سرِ تسلیم خم کیا جائے، اور زندگی کے ہر پہلو میں ان کی اتباع کی جائے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے: قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ (آل عمران:31) "کہہ دیجئے! اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو، خود اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف فرما دے گا اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔"

علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "یہ عظیم آیت ہر اُس شخص پر حاکم ہے جو اللہ سے محبت کا دعویٰ کرتا ہے مگر محمد ﷺ کے طریقے پر نہیں چلتا، ایسا شخص اپنی محبت کے دعوے میں جھوٹا ہے، جب تک کہ وہ اپنے تمام اقوال، افعال اور حالات میں شریعت محمدی اور دین نبوی کی مکمل پیروی نہ کرے۔"

لہذا محبت کا اظہار کسی ایجاد کردہ بدعت سے نہیں ہوگا بلکہ اللہ کے نبی ﷺ کی اطاعت اور اتباع میں اصل محبت کارفرما ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَأَنَّ هَذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ذَلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ (الأنعام:153) "اور یہ دین میرا راستہ ہے جو بالکل سیدھا ہے، لہذا اس راہ پر چلو اور دوسری راہوں پر مت چلو کہ وہ راہیں تم کو اللہ کی راہ سے جدا کردیں گی۔ اس کا تم کو اللہ تعالیٰ نے تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم پرہیزگاری اختیار کرو۔"

مجاہد رحمہ اللہ، اللہ تعالی کے فرمان: وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ "اور دوسری راہوں پر مت چلو" کے ضمن میں فرماتے ہیں کہ یہ بدعات اور شبہات ہیں۔ لہٰذا نبی ﷺ سے محبت ان کی ذات میں غلو کرنے، ان سے مدد طلب کرنے، میلاد یا جشن منانے، یا گھروں اور جگہوں کو اقوال اور شعاروں سے سجانے میں نہیں ہے۔ بیشک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، جو سب سے عظیم اور بہترین امت تھے، ایسی باتوں کی طرف توجہ نہیں دیتے تھے اور نہ ہی میلاد مناتے تھے۔ اگر یہ واقعی خیر اور نیکی کا کام ہوتا تو وہ ہم پر سبقت لے جاتے۔

پھر کیا آپ جانتے ہیں، توفیق پانے والے بھائیو! کہ سب سے پہلے میلاد منانے کی بدعت فاطمی سلطنت کے بادشاہوں نے ایجاد کی، جو چوتھی صدی ہجری میں حکومت کرتے تھے۔ یہ لوگ دعویٰ کرتے تھے کہ وہ نبی ﷺ کی نسل سے ہیں، لیکن درحقیقت وہ عبداللہ بن میمون القداح یہودی باطنی کی نسل سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کا سردار اور ریاست کا حکمران، جس نے جھوٹ اور فریب سے خود کو "الحاکم بامر اللہ" کے لقب سے ملقب کیا، آخر میں الوہیت کا دعوی کر بیٹھا اور مختلف باطنی فرقوں کی بنیاد رکھی۔

خلاصہ یہ ہے کہ میلاد منانے کی بدعت انہیں بدباطنوں کی ایجاد ہے۔ اور کیا کوئی عقل مند کہہ سکتا ہے کہ ان زنادقہ اور منحرف لوگوں نے ایسی سچائی اور حق دریافت کرلی جو صدیق اکبر، فاروق اعظم یا دیگر صحابہ کرام اور ائمہ سلف کو معلوم نہ ہوسکی؟

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ عید میلاد النبی کی بدعت کے سلسلے میں فرماتے ہیں: "سلف صالحین نے ایسا کبھی نہیں کیا، حالانکہ اس کے لیے تمام وجوہات موجود تھیں اور کوئی رکاوٹ بھی نہیں تھی۔ اگر یہ واقعی نیکی اور فائدے والا کام ہوتا تو سلف صالحین ہم پر اس میں سبقت لے جاتے، کیونکہ وہ نبی ﷺ سے ہم سے زیادہ محبت اور احترام رکھتے تھے، اور نیکی کی پابندی میں ہم سے زیادہ کوشاں تھے۔ حقیقی محبت اور تعظیم کا کمال یہ ہے کہ ان کی اتباع کی جائے، ان کی اطاعت کی جائے، ان کے احکام پر عمل کیا جائے، ان کی سنت کو زندہ رکھا جائے، جو پیغام آپ ﷺ لے کر آئے اس کی تبلیغ کی جائے، اور دل، ہاتھ اور زبان سے اس راہ میں جہاد کیا جائے"۔

لہذا اللہ کے بندو! بدعات و خرافات اور دین میں نئی چیزیں ایجاد کرنے سے بچو، کیونکہ دین میں ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے۔ ایک شخص امام مالک بن انس رحمہ اللہ کے پاس آیا اور عرض کیا: "اے ابو عبداللہ! میں کہاں سے احرام باندھوں؟" امام مالک نے فرمایا: "ذوالحلیفہ سے، جہاں سے رسول اللہ ﷺ نے احرام باندھا تھا۔" اس نے کہا: "میں مسجد (نبوی) سے احرام باندھنا چاہتا ہوں۔" امام مالک نے فرمایا: لَا تَفْعَلْ، فَإِنِّي أَخْشَى عَلَيْكَ الْفِتْنَةَ. "ایسا نہ کرو؛ مجھے تمہارے بارے میں فتنے کا خدشہ ہے۔" اس نے کہا: "یہ کون سا فتنہ ہے؟ میں تو بس چند میل زیادہ بڑھا رہا ہوں!" امام مالک نے فرمایا: وَأَيُّ فِتْنَةٍ أَعْظَمُ مِنْ أَنْ تَرَى أَنَّكَ سَبَقْتَ إِلَى فَضِيلَةٍ قَصَّرَ عَنْهَا رَسُولُ اللَّهِ" ! اس سے بڑا فتنہ اور کیا ہوگا کہ تم یہ سمجھو کہ تم نے اس فضیلت کو پا لیا ہے جس سے رسول اللہ ﷺ پیچھے رہ گئے تھے! میں نے اللہ تعالیٰ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (النور: 63) "جو رسول (ﷺ) کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں انہیں اس بات سے ڈرنا چاہیے کہ ان پر کوئی آزمائش نہ آ جائے یا ان پر دردناک عذاب نازل نہ ہو جائے"۔

اے اللہ! نورانی چہرے اور روشن پیشانی کے مالک ہمارے حبیب، سیدنا محمد بن عبد اللہ ﷺ پر بے پایاں رحمتیں اور بے شمار سلام نازل فرما، اور ان کے اہلِ بیتِ اطہار، پاکیزہ صحابہ کرام، اور اُن سب پر بھی جنھوں نے قیامت تک آپ ﷺ کی ہدایت و سنت کی راہ اختیار کی اور اس پر قائم و دائم رہے۔

اے اللہ! ہم تجھ سے ہدایت، پرہیزگاری، عفت اور بے نیازی کا سوال کرتے ہیں، اے اللہ! ہمیں سیدھا راستہ دکھا اور صحیح رہنمائی عطا فرما۔ اے اللہ! ہمارے اعمال کے ترازو بھاری فرما، ہمارے والدین کو نیکیوں سے نواز، ہمیں جنتیوں میں شامل فرما۔ اے اللہ! ہمارے لیے ہمارا دین درست فرما جو ہماری حفاظت کرے، ہماری دنیا درست فرما جس میں ہماری روزی ہے، اور ہماری آخرت درست فرما جو ہماری منزل ہے۔ ہمارے لیے زندگی کو ہر نیکی میں اضافہ اور موت کو ہر برائی سے راحت کا سبب بنا دے۔

اے اللہ! تُو ظالم یہودیوں کی گرفت فرما، مجرم صہیونیوں سے انتقام لے۔ الاقصیٰ، جو زخمی اور محروم ہے، اسے مسلمانوں کے قبضہ میں لوٹا دے۔ اے اللہ! ہمارے مسلمان بھائیوں کے لیے فلسطین میں مددگار اور سرپرست بن، ان کے خون کو محفوظ رکھ، ان کی عزت و ناموس کی حفاظت فرما، اور اپنی طرف سے انہیں مضبوطی عطا فرما۔

اے اللہ! ان کے دشمنوں کی مکاری کو ان کے ہی خلاف پلٹا دے۔ اے اللہ! ہمارے امیر اور مسلمانوں کے حکمرانوں کو وہ سب کچھ کرنے کی توفیق عطا فرما جو تجھے پسند اور راضی کرے، ان کے بیچ اتحاد قائم فرما، ان کے دلوں کو جوڑ دے، انہیں سلامتی کے راستے کی ہدایت دے۔ ان کے ذریعے ملکوں اور بندوں کو فائدہ پہنچا۔ اے اللہ! اس ملک کو محفوظ، پرامن، خوشحال، عدل و ایمان والا، اور امن و سلامتی والا بنا، اور تمام مسلمانوں کی زمینوں کو بھی ایسا کر۔ اور ہماری آخری دعا یہ ہے کہ سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں، جو تمام جہانوں کا پالنہار ہے۔

جمعہ کے نمونہ خطبات تیار کرنے والی کمیٹی